دینی خدمت گار خصوصیت کے ساتھ شریک ہو سکتے ہیں۔ اس طرح ہمارا اعتبار سے دینی خدمت گاروں کا حق ثابت اور مقدم نظر آتا ہے۔ لیکن مجموعی اعتبار سے میرے نزدیک سورۂ بقرہ کی آیت سے افراد کا حق اور سورۂ توبہ کی آیت سے زیادہ تر اداروں اور جماعتوں کا حق ثابت ہوتا ہے۔

خلاصۂ بحث

خلاصۂ بحث یہ کہ آج الحاد و لادینیت کا دور دورہ ہے۔ اور موجودہ دور میں الحادی تحریکوں اور نظاموں نے نوعِ انسانی کو فتنوں میں مبتلا کر کے اسے گمراہی کے راستے پر ڈال دیا ہے۔ لہٰذا موجودہ الحادی علوم اور لادینی تحریکوں کا مقابلہ اور ان کی بیخ کنی کے لیے علمی اور دعوتی مرکزوں کا قیام اور مسلم نوجوان کی خصوصی تربیت نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح ایسے علمی و تحقیقی اداروں کی بھی سخت ضرورت ہے جو فکری و نظریاتی اعتبار سے اسلام کو ایک بہتر نظام اور برتر مذہب ثابت کر کے اسلامی نشاۃ ثانیہ کی راہیں ہموار کر سکیں۔ موجودہ الحاد و لادینیت کے دور میں ایک فکری و ثقافتی معرکہ سر کرنا اپنی اہمیت و افادیت کے لحاظ سے کسی بھی طرح ایک فوجی و عسکری جہاد سے کم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بعض اعتبارات سے برتر ہے۔ مگر آج کتنے ہی علمی و اشاعتی ادارے ایسے ہیں جو مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے کس مپرسی کے عالم سے گزر رہے ہیں۔ اگر زکاۃ کی رقم سے ان کی اعانت کی جائے تو کایا پلٹ سکتی ہے اور زیادہ بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔ فکر و نظر کا یہ معرکہ موجودہ دور کا سب سے بڑا جہاد ہے۔

غرض اس اعتبار سے موجودہ دور میں زکاۃ کی رقم حسبِ ذیل امور میں خصوصیت کے ساتھ صرف کی جا سکتی ہے: